سوال

(405) طبہ جمعہ، خطبہ نکاح کے الفاظ صحیح احادیث کی روشنی میں بیان فرمائیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خطبہ جمعہ، خطبہ نکاح کے الفاظ صحیح احادیث کی روشنی میں بیان فرمائیں۔ کیا خطبہ میں درودِ ابراہیمی پڑھ سکتے ہیں۔ کیا ((نُؤمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیہِ)) کے الفاظ ثابت ہیں ؟ (عنایت اللہ امین، ضلع قصور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

خطبہ، خطبہ کے الفاظ، خطبہ میں درود اور خطبہ کے مواقع کے متعلق محدث وقت فقیہ دوراں شیخ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان کتاب خطبہ الحاجۃ کا مطالعہ فرمائیں، بہت فائدہ ہوگا۔ ان شاء اللہ الحنان۔

۱۳ ۵ ۱۴۲۱ھ

[خطبہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

((اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ {یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ } [آل عمران : ۱۰۲]

{ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآئً وَّاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآئَ لُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًاo } [النسائ : ۱]

{ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًاo یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًاo } [الأحزاب : ۷۰، ۷۱]

اَمَّا بَعْدُ 1 فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَاَحْسَنَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ۔)) 1

ترجمہ : ... ’’بلاشبہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں، جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اپنے در سے دھتکار دے اس کے لیے کوئی رہبر نہیں ہوسکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔‘‘

اے ایمان والو1 اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔''

''اے لوگو1اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔ اور (پھر) اس جان سے اس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلایا۔ اللہ سے ڈرتے رہو، جس کے ذریعے (جس کے نام پر) تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو قطع کرنے) سے ڈرو۔ (بچو) بے شک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔''

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ایسی بات کہو، جو محکم (سیدھی اور سچی) ہو۔ اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔''

''حمد وصلوۃ کے بعد یقینا تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جو (اللہ کے دین میں) اپنی طرف سے نکالے جائیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔''

تنبیہات :

2 صحیح مسلم ، سنن نسائی اور مسند احمد میں ابن عباس اور ابن مسعود رضوان اللہ علیھم اجمعین کی حدیث میں خطبہ کا آغاز ((اِنَّ الْحَمْدَلِلّٰہِ)) سے ہے، لہٰذا ((اَلْحَمْدُلِلّٰہِ)) کی بجائے ((اِنَّ الْحَمْدَلِلّٰہِ)) کہنا چاہیے۔

2 یہاں ((نُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْہِ)) کے الفاظ صحیح احادیث میں موجود نہیں ہیں۔

2 احادیث صحیحہ میں ((نَشْھَدُ)) (جمعہ کا صیغہ) نہیں بلکہ ((أَشْھَدُ)) (واحد کا صیغہ) ہے۔

2 یہ خطبہ نکاح ،جمعہ اور عام وعظ وارشاد یا درس وتدریس کے موقع پر پڑھا جاتا ہے۔ اسے خطبہ حاجت کہتے ہیں، اسے پڑھ کر آدمی اپنی حاجت وضرورت بیان کرے۔

1 مسلم کتاب الجمعۃ باب رفع الصوت فی الخطبۃ ومایقول فیھا، النسائی کتاب الجمعۃ باب کیفیۃ الخطبۃ کتاب العیدین باب کیف الخطبۃ، الترمذی کتاب النکاح باب ماجاء فی خطبۃ النکاح، ابوداؤد کتاب النکاح باب فی خطبۃ النکاح، سنن دارمی کتاب النکاح باب فی خطبۃ النکاح

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]()

جلد02ص344

محدث فتویٰ